پاک بھارت جنگوں میں پاک بحریہ کا کردار

لیفٹیننٹ کمانڈر (ریٹائرڈ) چوہدری شیر افضل خان بابر گجر ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

ریسرچ ایسوسی ایٹ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میری ٹائم افیئرز اسلام آباد

مئی 2025 میں بھارت اور پاکستان کے درمیان پیش آنے والے عسکری تصادم میں پاکستان نیوی نے ایک بار پھر اپنی شاندار روایت کو برقرار رکھتے ہوئے دشمن کو اپنے سرحدی پانیوں سے دور رکھا۔ یہ نیوی کی جنگی صلاحیتوں، جدید ٹیکنالوجی، اور بے مثال عزم کا واضح ثبوت ہے۔ آج کے اس مضمون میں ہم ماضی کی جنگوں میں پاکستان نیوی کے اہم کردار پر تفصیل سے روشنی ڈالیں گے، تاکہ اس کی شجاعت اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا جاسکے۔

1971 کی جنگ پاکستان کی تاریخ کا ایک دردناک باب ہے، جس میں فوجی اور سیاسی چیلنجز نمایاں ہیں۔ اس تناظر میں، پاکستان نیوی نے بے مثال پیشہ ورانہ صلاحیت اور بہادری کا مظاہرہ کیا، جیسا کہ حمود الرحمن کمیشن رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ حمود الرحمن کمیشن رپورٹ کے مطابق، 1971 کی جنگ میں پاکستان نیوی نے محدود وسائل اور بڑے چیلنجز کے باوجود پیشہ ورانہ صلاحیت، تیاری اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ نیوی نے مشرقی پاکستان (موجودہ بنگلہ دیش) میں دریائی رابطے برقرار رکھنے اور اہم مقامات کی حفاظت میں اہم کردار ادا کیا۔ کمیشن نے نیوی کی کوششوں کو سراہا، لیکن بیوروکریٹک رکاوٹوں کی وجہ سے چھوڑے جانے والے مواقع پر بھی تبصرہ کیا۔

بلاشبہ، 1971 کی جنگ کے نتائج پاکستان کے لیے حوصلہ شکن اور تباہ کن تھے۔ تاہم، پاکستان نیوی اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں پر فخر کر سکتی ہے، جس کا اعتراف حمود الرحمن کمیشن نے کیا۔ یہ کمیشن، جس میں چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس حمود الرحمن (سابق بنگالی پاکستانی) اور دوہائی کورٹس کے چیف جسٹس شامل تھے، 26 دسمبر 1971 کو تشکیل دیا گیا تھا۔ اس کمیشن کو غیر جانبدار اور قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے، کیونکہ یہ عدالت کے معزز ججوں پر مشتمل تھا۔

صفحہ 166، پیراگراف 10 میں کمیشن رپورٹ کرتا ہے کہ جولائی 1971 میں جوائنٹ سیکرٹریٹ کے سربراہ نے تینوں مسلح افواج کے ہیڈ کوارٹرز سے جنگ کی ہدایت نمبر 67/4 میں ترمیم کے لیے تجاویز طلب کی تھیں۔ جبکہ فضائیہ نے کہا کہ ان کے نقطہ نظر سے کوئی تبدیلی ضروری نہیں، نیول ہیڈ کوارٹرز نے پیراگراف 9 میں ترمیم کی سفارش کی تاکہ پاکستان نیوی کو بغیر حکومتی منظوری کے ہندوستانی تجارتی جہازوں کو نشانہ بنانے کی اجازت مل سکے۔ تاہم، ہدایت میں ترمیم نہیں کی گئی، جس کی وجہ سے نیوی کو ہندوستانی جہازوں پر حملے کا موقع نہیں ملا۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ اگر یہ ترمیم کی گئی ہوتی تو پاکستان کی سب میرینز ہندوستانی جہازوں پر مؤثر حملے کر سکتی تھیں۔

کمیشن نے صفحہ 189، پیراگراف 20 میں نیوی کی تیاری کو سراہا: "بحریہ کے جہازوں نے انفرادی اور اجتماعی مشقوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔" ایک اور پیراگراف میں نیوی کی جنگ کی تیاری کی تعریف کی گئی: "نیوی نے مشرقی پاکستان میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو دیکھتے ہوئے خود کو جنگ کے لیے تیار کیا۔ بحریہ کے کمانڈر ان چیف نے 27 نومبر کو بحری مشقوں کا جائزہ لیا، جس کے بعد انہیں راولپنڈی بلا یا گیا۔" صفحہ 239،

پیراگراف 187 میں کمیشن نے 1971 سے پہلے کے حالات پر تبصرہ کیا: "ملک کے جغرافیائی حالات کے پیش نظر، نیوی ہماری دفاعی تنظیم کا کمزور ترین حصہ تھی۔ بحریہ کی ترقی پر کم توجہ دی گئی، حالانکہ ہندوستانی نیوی کے بڑھتے ہوئے خطرے کے بارے میں مکمل معلومات دستیاب تھیں۔"

کمیشن نے صفحہ 241، پیراگراف 194 میں پاکستان نیوی کے کردار کو مزید سراہتے ہوئے کہا: "نیوی نے 6 سی پی اوز / سیلرز اور 2 سویلین ڈرائیورز کھوئے، جبکہ 3 افسران اور ایک سیلر زخمی ہوئے، اور 3 دسمبر تک صرف ایک گن بوٹ کو نقصان پہنچا۔ یہ تن تنہا پاکستان نیوی کی کامیابیوں کی گواہی دیتا ہے، حالانکہ مشرقی پاکستان کے محاذ پر اس کی شدید محدودات تھیں۔" پیراگراف 195 میں مزید کہا گیا: "نیوی نے چٹاگانگ کے راستوں کو بارودی سرنگوں سے محفوظ بنایا، جس کی وجہ سے ہتھیار ڈالنے کے کافی عرصہ بعد تک بھارتی افواج اس علاقے میں لینڈنگ کرنے سے قاصر رہیں۔"

صفحہ 455، پیراگراف 6 اور 7 میں کمیشن نے پاکستان نیوی کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے کہا: "بھارت کے ایئر کرافٹ کیریئر (وکرانت)، 4 سے 6 ڈسٹرائزر / فریگیٹس، 2 'پی' کلاس سب میرینز، 3 لینڈنگ شپس، اور 20-25 پیٹرول کرافٹس کے مقابلے میں ہمارا انتظام عارضی تھا۔ نیوی کے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ اس نے ان محدود وسائل کے باوجود اپنا فرض بخوبی نبھایا۔"

ایک حیرت انگیز انکشاف یہ ہے کہ 1971 میں فوج کی ایک یونٹ کی کمانڈر اینڈ کنٹرول نیوی کو سونپی گئی—پاکستان میں یہ ایک غیر معمولی انتظام تھا۔ کمیشن کا کہنا ہے: "فوج کی دریائی سپورٹ یونٹ کو نیوی کے کمانڈ میں دے کر وسائل میں محدود اضافہ کیا گیا، جس نے مختلف دیسی کشتیوں کو چلا کر فوجی نقل و حرکت بڑھائی۔ یہ نیوی کی اپنی 400 میرینز پر مشتمل بٹالین کے علاوہ تھی، جو چٹاگانگ ایئر پورٹ کی دفاع کے لیے تعینات تھی۔" قابل ذکر بات یہ کہ جنگ کے پہلے دن چٹاگانگ کے آئل ریفائنریز پر بمباری کے بعد میرین بٹالین نے آگ بجھانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

کمیشن نے صفحہ 242، پیراگراف 200 میں نیوی کی جرات کو نمایاں کرتے ہوئے کہا: "پاکستان نیوی کو جب یہ معلوم ہوا کہ بھارت نے اپنا ایئر کرافٹ کیریئر، سب میرینز، پیٹرول بوٹس، ڈسٹرائزر / فریگیٹس، اور لینڈنگ شپس بنگال کی خلیج میں منتقل کر دیے ہیں، تو اس نے کیریئر کو ڈوبنے کا ایک بہادرانہ منصوبہ بنایا۔ اس مقصد کے لیے ہماری واحد طویل رینج سب میرین PNS/M غازی کو 14 نومبر 1971 کو ووشاکھا پٹنم ہاربر کے باہر بارودی سرنگیں بچھانے اور کیریئر کو نشانہ بنانے کے لیے روانہ کیا گیا۔"

پاکستان نیوی کی سب میرین PNS/M ہنگور کے ذریعے بھارتی فریگیٹ INS مکری کو ڈوبنے کے واقعہ کو یوں بیان کیا گیا: "8 دسمبر کو کراچی میں غیر جانبدار تجارتی جہازوں پر بھارتی حملے کے بعد نیوی نے جوابی کارروائی کی اجازت مانگی لیکن انکار کر دیا گیا۔ بہر حال، 8 دسمبر کو 2300 بجے PNS/M ہنگور نے INS مکری پر حملہ کر کے اسے ڈبو دیا، جس میں 18 افسران اور 176 ملاح ہلاک ہوئے۔ سب میرین کمانڈر نے دوسری فریگیٹ کو بھی نقصان پہنچانے کا دعویٰ کیا۔"

کمیٹن نے نیوی کی کوششوں کا خلاصہ کرتے ہوئے کہا: "نیوی کا یہ موقف ہے کہ کمزوریوں کے باوجود دشمن کی برتری کے خلاف اس کی یہ بہادرانہ کارروائی ملک کے دفاع کی ایک شاندار کوشش تھی۔ بی بی سی کے نامہ نگار کے تبصرہ سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ پاکستان نیوی نے بھارتی نیوی کے مقابلے میں ایک کارآمد مہم لڑی۔"

1965 کی جنگ میں پاکستان نیوی کو بھارتی نیوی پر واضح فوقیت حاصل تھی، کیونکہ پاکستان کے پاس PNS غازی نامی سب میرین موجود تھی، جبکہ بھارت کے پاس اس وقت کوئی سب میرین نہیں تھی۔ یہ فوجی برتری اتنی واضح تھی کہ بھارتی جنگی جہاز اپنے بندر گاہوں سے باہر نکلنے کی ہمت نہیں کر پائے۔ بھارتی جہازوں کو جنگ کی آزمائش کے لیے سمندر میں نکلنے پر مجبور کرنے کے لیے، پاکستان نیوی نے 7 ستمبر 1965 کو بھارتی ساحلی ریڈار اسٹیشن ڈوارکا پر ایک جرات مندانہ حملہ کیا۔ اس آپریشن کا مقصد بھارتی نیوی کو اشتعال دلانا تھا تا کہ وہ اپنے محفوظ پناہ گاہوں سے نکل کر براہ راست جنگ کا سامنا کرے۔ پاکستان نیوی کے دو جنگی جہازوں نے ڈوارکا ریڈار اسٹیشن کو نشانہ بنایا۔ اسٹیشن کو شدید نقصان پہنچا، جس سے بھارت کی بحری نگرانی کی صلاحیت متاثر ہوئی۔ حملے کے بعد بھی بھارتی نیوی کے جہاز بندر گاہوں میں ہی دیکھے رہے اور مقابلے کے لیے باہر نہیں نکلے۔ پاکستان نیوی کی یہ کامیابی آج بھی ایک سنہری باب کے طور پر یاد کی جاتی ہے۔

پاکستان نیوی نے ثابت کیا کہ عدوی لحاظ سے کم لیکن بہتر تربیت یافتہ اور جرات مند بحریہ، وسائل کی کمی کے باوجود، دشمن کو لاکر سکتی ہے۔